Editor in Chief :
Ziya Ur Rahman Farooqui

ہفت روزہ
خبروں کی خبر
اورنگ آباد، مہاراشٹر انڈیا
KHABRON KI KHABAR
RNI: MAHURD/2023/89124

زیر سرپرستی
مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی رحمانی

ایڈیٹر
قاری ضیاء الرحمٰن فاروقی

Volume:(3), Issue:(65), Friday 15 May 2026 Page-4 Rs:2 جلد نمبر{۳} شمارہ نمبر{۶۵} مورخہ ۱۵ مئی ۲۰۲۶ء مطابق ۲۷ ذی القعدہ ۱۴۴۷ھ، بروز جمعہ قیمت ۲ صفحات: ۴

وجے حکومت کا بڑا فیصلہ، مندروں، اسکولوں اور بس اسٹینڈ کے قریب شراب فروخت پر مکمل پابندی

۱۲ مئی ۲۰۲۶: تمل ناڈو کے نومنتخب وزیر اعلیٰ تھلاپتی وجے نے اقتدار سنبھالتے ہی بڑا اور سخت فیصلہ لیتے ہوئے ریاست بھر میں مذہبی مقامات، اسکولوں، کالجوں اور بس اڈوں کے 500 میٹر دائرے میں موجود 717 سرکاری شراب دکانوں کو بند کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ حکومت نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی ہے کہ آئندہ دو ہفتوں کے اندر اس فیصلے پر مکمل عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ اس فیصلے کو عوامی مطالبات اور سماجی دباؤ کے تناظر میں ایک تاریخی قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ تمل ناڈو میں شراب کی دکانوں کا معاملہ طویل عرصے سے سیاسی اور سماجی بحث کا مرکز رہا ہے۔ عوام مسلسل مطالبہ کر رہے تھے کہ تعلیمی اداروں، مذہبی مقامات اور رہائشی علاقوں کے قریب شراب فروخت پر پابندی عائد کی جائے، لیکن شراب سے حاصل ہونے والی بھاری آمدنی کے سبب سابق حکومتیں مکمل کارروائی سے گریز کرتی رہی تھیں۔ ریاست میں اس وقت پانچ ہزار سے زائد شراب دکانیں ہیں، جن سے سالانہ تقریباً 40 ہزار کروڑ روپے کا ریونیو حاصل ہوتا ہے۔ وجے حکومت نے صرف دکانیں بند کرنے کا اعلان ہی نہیں کیا بلکہ حساس علاقوں میں نئی شراب دکانوں کے لائسنس جاری نہ کرنے کا اشارہ بھی دیا ہے، جسے سماجی تنظیمیں بڑا قدم مان رہی ہیں۔ ذرائع کے مطابق حکومت مستقبل میں مرحلہ وار مزید دکانوں کو بند کرنے پر بھی غور کر رہی ہے۔ اس سے قبل 2023 میں ایم کے اسٹالن حکومت نے شراب سے ہونے والی اموات کے بعد 500 دکانیں بند کرنے کا فیصلہ کیا تھا، لیکن موجودہ حکومت نے اس معاملے پر مزید سخت رویہ اختیار کیا ہے۔ ** سیاسی حلقوں میں یہ بھی چرچا ہے کہ وجے نوجوانوں اور خواتین ووٹروں کے درمیان اپنی مضبوط شبیہ بنانے کے لیے سماجی اصلاحات پر تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ تھلاپتی وجے نے 10 مئی کو وزیر اعلیٰ کے عہدے کا حلف لینے کے فوراً بعد کئی بڑے عوامی اعلانات کیے تھے، جن میں 200 یونٹ مفت بجلی، خواتین کے لیے مفت بس سفر اور سابق حکومت کے مالی معاملات کی جانچ کے لیے وائٹ پیپر جاری کرنا شامل ہے۔ ** اب شراب دکانوں پر پابندی کے فیصلے کو ان کی حکومت کا اب تک کا سب سے بڑا اور عوامی فیصلہ تصور کیا جا رہا ہے۔

آبنائے ہرمز میں کشیدگی شدید، سپلائی چین متاثر ایران نے امریکہ اور اسرائیل کو ٹھہرایا ذمہ دار

۱۲ مئی ۲۰۲۶: مغربی ایشیا میں جاری جنگی کشیدگی نے عالمی معیشت اور سپلائی نظام کو شدید متاثر کر دیا ہے۔ آبنائے ہرمز میں بڑھتی ہوئی بے چینی کے باعث تیل، گیس اور ضروری اشیا کی ترسیل متاثر ہو رہی ہے، جس کا اثر ہندوستان سمیت کئی ممالک پر پڑ رہا ہے۔ اسی درمیان ایران نے موجودہ بحران کے لیے امریکہ اور اسرائیل کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ جنگ اس پر مسلط کی گئی ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ 28 فروری سے پہلے آبنائے ہرمز مکمل طور پر محفوظ اور تمام ممالک کے لیے کھلی تھی، لیکن امریکہ اور اسرائیل کی کارروائیوں نے خطے کے حالات خراب کر دیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بعض خلیجی ممالک کی سرزمین استعمال کر کے ایران کو نشانہ بنایا گیا، جس کے بعد تہران کو اپنے دفاع میں اقدامات

کرنے پڑے۔ بقائی کے مطابق ایران نے بین الاقوامی قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے کارروائی کی تاکہ حملہ آور قوتیں آبی گزرگاہ کا غلط استعمال نہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران خود بھی آبنائے ہرمز پر سب سے زیادہ انحصار کرتا ہے، اس لیے وہ اس خطے میں امن اور سلامتی چاہتا ہے۔ دوسری جانب امریکہ نے ایران پر اقتصادی دباؤ مزید بڑھا دیا ہے۔ امریکی محکمہ خزانہ نے عالمی بینکوں اور مالیاتی اداروں کو ایرانی منی لانڈرنگ اور تیل اسمگلنگ نیٹ ورک پر سخت نظر رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ واشنگٹن کا الزام ہے کہ ایران شیل کمپنیوں اور کرپٹو کرنسی کے ذریعے پابندیوں سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ادھر امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ بندی کی کوششیں انتہائی نازک مرحلے میں ہیں۔ انہوں نے تہران کی امن تجاویز کو ناکافی قرار دیتے ہوئے مزید سخت اقدامات کا اشارہ دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق امریکہ اب عراق، متحدہ عرب امارات اور عمان جیسے ممالک پر بھی دباؤ بڑھا رہا ہے تاکہ ایران کی اقتصادی سرگرمیوں کو محدود کیا جا سکے۔

پہلے 8 ہزار کروڑ کا طیارہ بیچیں! "مودی کے کفایت شعاری پر شنکراچاریہ کا تیکھا طنز

۱۳ مئی ۲۰۲۶: مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی اور بڑھتے اقتصادی دباؤ کے درمیان وزیر اعظم نریندر مودی کی عوام سے کفایت شعاری اپنانے کی اپیل پر شنکراچاریہ سوامی اویمکتیشورانند نے طنزیہ ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو سونا خریدنے اور پیٹرول-ڈیزل کے استعمال میں کمی کا مشورہ دینے سے پہلے حکومت کو خود مثال قائم کرنی چاہیے۔ سونبھدر میں اپنی 'گووشٹ یاترا' کے دوران میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے شنکراچاریہ نے کہا کہ جب امریکی ڈالر مسلسل مضبوط ہو رہا ہے اور ملک اقتصادی دباؤ کا سامنا کر رہا ہے تو بچت کا آغاز اقتدار میں بیٹھے لوگوں سے ہونا چاہیے۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پہلے مہنگے خصوصی طیاروں کے بجائے کم ایندھن

خرچ کرنے والے طیاروں کا استعمال کرے، تب عوام کو نصیحت زیادہ مؤثر لگے گی۔ شنکراچاریہ نے یہ بھی کہا کہ اگر حکومت واقعی معاشی بچت چاہتی ہے تو وزراء، سرکاری تقریبات اور غیر ضروری اخراجات میں بھی کمی کی جانی چاہیے تاکہ عوام کو یہ احساس ہو کہ قربانی صرف عام آدمی سے نہیں مانگی جا رہی ** ان کے بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ دراصل وزیر اعظم نریندر مودی نے حالیہ خطاب میں شہریوں سے اپیل کی تھی کہ وہ موجودہ عالمی بحران کے پیش نظر پیٹرولیم مصنوعات کا محتاط استعمال کریں، غیر ضروری بیرون ملک سفر سے بچیں اور مقامی مصنوعات کو ترجیح دیں۔ انہوں نے پبلک ٹرانسپورٹ، الیکٹرک گاڑیوں اور 'میک اِن انڈیا' اشیا کے استعمال کو فروغ دینے پر زور دیا تھا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا تھا کہ ملک کو اقتصادی طور پر مضبوط بنانے کے لیے توانائی کی بچت، مقامی پیداوار اور خود انحصاری وقت کی سب سے بڑی ضرورت بن چکی ہے ** انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ روزمرہ زندگی میں چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں لا کر ملک کو بڑے معاشی بحران سے بچانے میں تعاون کریں۔ وزیر اعظم نے کسانوں سے بھی کیمیائی کھاد کے استعمال میں کمی اور قدرتی کھیتی اپنانے کی اپیل کی تھی، جبکہ شمسی توانائی سے چلنے والے پمپ استعمال کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ شنکراچاریہ کے بیان کے بعد اس معاملے پر سیاسی اور سماجی حلقوں میں بحث تیز ہو گئی ہے۔

پنجاب بلدیاتی انتخابات کا اعلان، 26 مئی کو ووٹنگ؛ ریاست بھر میں سخت سیکورٹی

۱۲ مئی ۲۰۲۶: پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کا باضابطہ اعلان کر دیا گیا ہے، جہاں میونسپل کارپوریشنز، میونسپل کونسلز اور نگر پنچایتوں کے لیے 26 مئی کو ووٹنگ ہوگی۔ ریاستی الیکشن کمیشن کے مطابق امیدوار 13 سے 16 مئی تک صبح 11 بجے سے دوپہر 3 بجے کے درمیان اپنے کاغذات نامزدگی داخل کر سکیں گے، جبکہ جانچ پڑتال 18 مئی کو اور نام واپس لینے کی آخری تاریخ 19 مئی مقرر کی گئی ہے۔ ریاست بھر میں 8 میونسپل کارپوریشنز، 76 میونسپل کونسلز اور 21 نگر پنچایتوں میں انتخابات کرائے جائیں گے۔ ان انتخابات کے لیے مجموعی طور پر 3977 پولنگ اسٹیشن قائم کیے جائیں گے، جہاں تقریباً 36 لاکھ 72 ہزار ووٹر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ الیکشن کمیشن نے ضابطہ اخلاق نافذ کرتے ہوئے سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے مطابق امیدواروں کو نامزدگی فارم کے ساتھ اپنے اثاثوں اور مجرمانہ مقدمات کی تفصیلات بھی جمع کرانی ہوں گی۔ نامزدگی کا پورا عمل ڈیجیٹل

طریقے سے انجام دیا جائے گا اور تمام معلومات آن لائن اپ ڈیٹ کی جائیں گی۔ انتخابات کو شفاف بنانے کے لیے پولیس کے تعاون سے 35 ہزار سے زائد اہلکار تعینات کیے جائیں گے جبکہ نامزدگی مراکز پر ویڈیو ریکارڈنگ بھی لازمی ہوگی۔

ایل پی جی ڈیلیوری کے نام پر بڑا سائبر فراڈ، او ٹی پی شیئر کرتے ہی خالی ہو سکتا ہے بینک اکاؤنٹ

۱۲ مئی ۲۰۲۶: ملک میں ایل پی جی ڈیلیوری کے نام پر بڑھتے سائبر فراڈ کے معاملات کے بعد سرکاری تیل کمپنیوں نے صارفین کے لیے اہم انتباہ جاری کیا ہے۔ کمپنیوں کا کہنا ہے کہ جعلساز گیس ایجنسی یا ڈیلیوری بوائے بن کر فون کال، واٹس ایپ اور فرضی ایس ایم ایس کے ذریعے لوگوں سے او ٹی پی اور ڈیلیوری کوڈ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کے بعد مالی دھوکہ دہی کی وارداتیں انجام دی جا رہی ہیں۔ ہندوستان پٹرولیم، انڈین آئل اور بھارت پٹرولیم نے صارفین کو خبردار کیا ہے کہ گیس کنکشن بند ہونے، کے وائی سی اپڈیٹ یا آدھار لنکنگ کے نام پر آنے والے مشتبہ پیغامات پر ہرگز اعتماد نہ کریں۔ کمپنیوں کے مطابق ان کا کوئی نمائندہ فون یا واٹس ایپ پر او ٹی پی طلب نہیں کرتا، اور ڈیلیوری کوڈ صرف اسی وقت شیئر کیا جانا چاہیے جب اصل ڈیلیوری اہلکار دروازے پر موجود ہو۔ تیل کمپنیوں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ حالیہ دنوں میں جعلی موبائل ایپس اور فرضی ویب سائٹس کے ذریعے بھی صارفین کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، جہاں کم قیمت میں گیس سلنڈر یا خصوصی رعایت کا لالچ دے کر بینکنگ تفصیلات حاصل کی جاتی ہیں ** کمپنیوں نے عوام کو مشورہ دیا ہے کہ وہ صرف سرکاری ویب سائٹس اور تصدیق شدہ ایپس کا ہی استعمال کریں۔ تیل کمپنیوں نے صارفین کو مشورہ دیا ہے کہ گیس بکنگ اور دیگر خدمات کے لیے صرف سرکاری ایپس جیسے انڈین آئل ون، ایچ پی پے اور ہیلو بی پی سی ایل کا استعمال کریں۔ اگر کوئی شخص سائبر دھوکہ دہی کا شکار ہو جائے تو فوری طور پر قومی سائبر ہیلپ لائن 1930 پر شکایت درج کرانے کی اپیل بھی کی گئی ہے۔ کمپنیوں نے عوام کو یہ ہدایت بھی دی ہے کہ کسی بھی مشتبہ لنک پر کلک نہ کریں، غیر معروف نمبروں سے آنے والی کالز پر ذاتی معلومات شیئر نہ کریں اور ہر مالی لین دین کے بعد بینک الرٹ ضرور چیک کریں تاکہ بروقت فراڈ کا پتہ چل سکے۔

ایندھن بحران اور فضائی پابندیوں کا اثر، ایئر انڈیا نے کئی بین الاقوامی پروازیں کم کر دیں

۱۳ مئی ۲۰۲۶: نئی دہلی: مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی، فضائی حدود کی بندش اور جیٹ فیول کی بڑھتی قیمتوں کے سبب ایئر انڈیا نے اپنے متعدد بین الاقوامی روٹس پر پروازوں میں عارضی کمی اور تبدیلی کا اعلان کیا ہے۔ ایئر لائن کے مطابق یہ تبدیلیاں جون سے نافذ ہوں گی اور اگست تک جاری رہیں گی۔ ایئر انڈیا نے کہا ہے کہ موجودہ عالمی حالات کے باعث کچھ بین الاقوامی روٹس پر آپریشن چلانا مالی اور تکنیکی طور پر مشکل ہو گیا ہے، اسی لیے 29 بین الاقوامی راستوں پر فلائٹ شیڈول میں تبدیلی کی جا رہی ہے تاکہ آخری وقت کی منسوخی اور مسافروں کی پریشانی کو کم کیا جا سکے۔ ایئر لائن کے مطابق امریکہ، یورپ، آسٹریلیا اور جنوب مشرقی ایشیا جانے والی کئی پروازوں کی تعداد کم کی جا رہی ہے جبکہ کچھ روٹس پر سروس عارضی طور پر بند بھی رہے گی۔ دہلی سے شکاگو، شنگھائی اور چنئی سے سنگاپور جیسی کچھ اہم پروازیں مکمل طور پر معطل رہیں گی، جبکہ دہلی-سان فرانسسکو، دہلی-ٹورنٹو، دہلی-پیرس اور دہلی-سڈنی سمیت کئی روٹس پر ہفتہ وار پروازیں کم کر دی گئی ہیں۔ اس کے باوجود ایئر انڈیا نے واضح کیا ہے کہ ہر ماہ 1200 سے زائد بین الاقوامی پروازیں جاری رہیں گی اور ایئر لائن کا عالمی نیٹ ورک پانچ براعظموں تک بدستور فعال رہے گا۔ کمپنی نے متاثرہ مسافروں کو متبادل پرواز، مفت تاریخ تبدیلی یا مکمل رقم واپسی کی سہولت دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔ ایئر لائن کا کہنا ہے کہ مسافروں کی مدد کے لیے 24 گھنٹے کسٹمر سپورٹ اور آن لائن خدمات دستیاب رہیں گی۔ ماہرین کے مطابق عالمی سطح پر بڑھتی کشیدگی اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے نے فضائی کمپنیوں کے اخراجات میں زبردست اضافہ کر دیا ہے، جس کے اثرات اب بین الاقوامی پروازوں کے شیڈول پر واضح طور پر نظر آنے لگے ہیں۔

NEET 2026 پیپر لیک کا بڑا دھماکہ، امتحان منسوخ، تحقیقات CBI کے سپرد

۱۳ مئی ۲۰۲۶: نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے ملک بھر میں ہنگامہ برپا کرنے والے نیٹ یو جی 2026 پیپر لیک معاملے کے بعد بڑا فیصلہ لیتے ہوئے 3 مئی کو منعقد ہونے والا امتحان منسوخ کر دیا ہے۔ ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ امتحان دوبارہ منعقد کیا جائے گا، جبکہ نئی تاریخوں اور ایڈمٹ کارڈ سے متعلق تفصیلات جلد جاری کی جائیں گی۔ این ٹی اے کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ امتحانی نظام کی شفافیت اور طلبہ کے اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے مرکزی حکومت نے تحقیقات سی بی آئی کے حوالے کر دی ہیں، جبکہ مختلف مرکزی ایجنسیاں بھی اس کیس کی جانچ میں مصروف ہیں۔ ذرائع کے مطابق پیپر لیک کے شبہات اس وقت گہرے ہوئے جب امتحان سے قبل طلبہ کے درمیان ایک مبینہ 'گیس پیپر' گردش کرتا پایا گیا۔ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اس میں شامل کئی سوالات اصل امتحان سے لفظ بہ لفظ مطابقت رکھتے تھے۔ اسی بنیاد پر راجستھان پولیس کے اسپیشل آپریشن گروپ (SOG) نے تحقیقات کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے متعدد ریاستوں میں چھاپے مارے اور اب تک 45 سے زائد افراد کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ تحقیقات میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ مبینہ سوالنامہ امتحان سے دو دن پہلے مخصوص طلبہ تک پہنچایا گیا تھا۔ جانچ ایجنسیاں اس امکان کا جائزہ لے رہی ہیں کہ سوالنامہ یا تو پرنٹنگ مرحلے میں لیک ہوا یا پھر پیپر سیٹ کرنے والے کسی شخص کی ملی بھگت سے باہر پہنچایا گیا۔ راجستھان ایس او جی کے مطابق مبینہ 'کویسٹن بینک' میں تقریباً 410 سوالات شامل تھے، جن میں سے بڑی تعداد اصل امتحان سے ملتی جلتی پائی گئی۔ اس معاملے کے تانے بانے ایک ایسے نوجوان سے بھی جوڑے جا رہے ہیں جو کیرالہ کے ایک میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس کا طالب علم بتایا جا رہا ہے۔ نیٹ یو جی 2026 میں اس بار تقریباً 22 لاکھ طلبہ شریک ہوئے تھے۔ امتحان منسوخ ہونے کے بعد لاکھوں طلبہ اور والدین میں بے چینی پائی جا رہی ہے، جبکہ اب سب کی نظریں نئی امتحانی تاریخوں اور سی بی آئی کی تحقیقات پر مرکوز ہیں۔

الغفور حج و عمرہ ٹور اینڈ ٹریولز
حج اور عمرہ کے لیے بہترین اور قابل اعتماد خدمات آپ کے مقدس سفر کو آسان اور یادگار بنانے کے لیے ہمہ وقت تیار عمرہ پیکجز، مناسب قیمت پر آرام دہ رہائش اور بہترین انتظامات فلائٹس، ویزا اور مکمل رہنمائی 24 گھنٹے سروس اور مکمل سپورٹ

اے ٹی جی اورنگ آباد ٹائلز گیلری
ہر دیوار، ہر زمین ایک نیا انداز گھر، آفس یا کسی بھی تعمیر کے لیے مکمل سامان ایک ہی جگہ دستیاب وال ٹائلز اور فلور ٹائلز کی جدید کلیکشن مکمل بلڈنگ میٹریل دستیاب بہترین کوالٹی اور جدید ڈیزائن ہر بجٹ کے مطابق مناسب قیمتیں

خبروں کی خبر میں شائع ہونے والے مضامین اور مراسلات میں جو نقطہ نظر اور آرا پیش کی جاتی ہیں وہ مضمون و مراسلہ نگاروں کی اپنی رائے ہوتی ہے جس سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔

ہفت روزہ
خبروں کی خبر
اورنگ آباد، مہاراشٹر انڈیا
KHABRON KI KHABAR

مورخہ ۱۵ مئی ۲۰۲۶ء مطابق ۲۷ ذی القعدہ ۱۴۴۷ھ، بروز جمعہ
Friday 15 May 2026 Page-4 Rs:2

دیش و دنیا

اداریــــــــــــــــــــــــــہ

از: جرنلسٹ قاری ضیاء الرحمن فاروقی
(ایڈیٹر ان چیف ہفت روزہ "خبروں کی خبر")

آبِ زمزم دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے نہایت مقدس حیثیت رکھتا ہے۔ یہ مبارک کنواں سعودی عرب کے مقدس شہر مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام کے اندر خانہ کعبہ کے قریب واقع ہے۔ ہر سال لاکھوں مسلمان حج اور عمرہ ادا کرنے کے بعد زمزم کا پانی اپنے ساتھ بطورِ تبرک لے کر جاتے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس پانی میں اللہ کی خاص برکت اور شفا موجود ہے، اسی لیے اسے بڑی عقیدت سے پیا اور دوسروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسلامی روایات کے مطابق زمزم کے چشمے کا آغاز ہزاروں سال قبل اس وقت ہوا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم سے اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہؓ اور ننھے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو مکہ کے بے آب و گیاہ صحرا میں چھوڑ کر گئے۔ اس وقت وہاں نہ آبادی تھی اور نہ پانی کا کوئی ذریعہ۔ چند دن بعد جب پانی ختم ہو گیا تو حضرت اسماعیلؑ شدتِ پیاس سے بے قرار ہونے لگے۔ ماں ہونے کے ناطے حضرت ہاجرہؓ اپنے بیٹے کے لیے پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان دوڑتی رہیں۔ روایات کے مطابق حضرت ہاجرہؓ نے سات مرتبہ صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگائے، لیکن پانی نہ ملا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے حضرت اسماعیلؑ کے قریب زمین سے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت جبرائیلؑ کے اشارے یا حضرت اسماعیلؑ کے پاؤں زمین پر مارنے سے وہاں سے پانی ابل پڑا۔ حضرت ہاجرہؓ نے فوراً اس پانی کو جمع کرنا شروع کیا اور بار بار "زم زم" کہہ کر پانی کو پھیلنے سے روکا، جس کے بعد اس چشمے کا نام زمزم پڑ گیا۔ یہ چشمہ بعد میں مکہ مکرمہ کی زندگی کا مرکز بن گیا۔ قافلے وہاں رکنے لگے اور رفتہ رفتہ یہ بنجر علاقہ ایک آباد شہر میں تبدیل ہو گیا۔ بعد ازاں حضرت ابراہیمؑ واپس آئے اور حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ اسی نسبت سے زمزم اور خانہ کعبہ کا تعلق اسلامی تاریخ میں انتہائی اہم سمجھا جاتا ہے۔ حج اور عمرے کے مناسک میں بھی زمزم کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی دراصل حضرت ہاجرہؓ کی اسی جدوجہد کی یادگار ہے۔ حجاج کرام طوافِ کعبہ کے بعد زمزم کا پانی پیتے ہیں اور اسے سنتِ نبوی سمجھا جاتا ہے۔ دنیا بھر سے آنے والے مسلمان اس پانی کو عقیدت کے ساتھ اپنے عزیزوں کے لیے بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔ سعودی حکومت نے زمزم کے پانی کے معیار کو برقرار رکھنے کے لیے جدید انتظامات کر رکھے ہیں۔ کنویں سے پانی نکال کر خصوصی پلانٹس میں صاف کیا جاتا ہے اور پھر مسجد الحرام اور مسجد نبوی تک پہنچایا جاتا ہے۔ روزانہ لاکھوں لیٹر پانی زائرین کو فراہم کیا جاتا ہے تاکہ ہر آنے والا شخص اس بابرکت پانی سے مستفید ہو سکے۔ اگرچہ زمزم کا پانی ذاتی استعمال کے لیے ساتھ لے جانے کی اجازت ہے، لیکن اس کی تجارتی فروخت پر سعودی عرب میں پابندی عائد ہے۔ ماضی میں بعض ممالک میں جعلی یا غیر معیاری پانی زمزم کے نام پر فروخت کیے جانے کے واقعات بھی سامنے آئے، جس کے بعد نگرانی مزید سخت کر دی گئی۔ آبِ زمزم صرف ایک پانی کا کنواں نہیں بلکہ مسلمانوں کے ایمان، تاریخ اور روحانی وابستگی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں گزرنے کے باوجود اس کی اہمیت اور عقیدت آج بھی پہلے کی طرح قائم ہے۔

مردم شماری سروے میں تعاون قومی ذمہ داری، درست معلومات فراہم کرنے کی اپیل: مولانا مکرم علی قاسمی

مظفر نگر: جمعیۃ علماء ضلع مظفر نگر کے صدر حضرت مولانا مکرم علی قاسمی نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت ہند کی جانب سے جاری مردم شماری و مکان شماری سروے قومی سطح کا ایک اہم عمل ہے، اس میں ہر شہری کو ذمہ داری اور سنجیدگی کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سروے ٹیموں کو درست اور مکمل معلومات فراہم کرنا نہ صرف قانونی ذمہ داری ہے بلکہ قومی مفاد کا تقاضا بھی ہے۔ مولانا مکرم علی قاسمی نے کہا کہ غلط معلومات یا عدم تعاون سے مستقبل کی منصوبہ بندی، عوامی سہولیات، تعلیمی و فلاحی اسکیموں اور بنیادی ضروریات کی تقسیم متاثر ہو سکتی ہے۔ اس لیے تمام شہری بلا تفریق مذہب و ملت، سروے عملے کے ساتھ خوش اسلوبی سے پیش آئیں اور اپنے گھر، خاندان اور دیگر ضروری تفصیلات درست طور پر درج کرائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ دور میں اعداد و شمار کی بنیاد پر حکومتیں ترقیاتی منصوبے مرتب کرتی ہیں، لہٰذا ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قومی مہم کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ جمعیۃ علماء ضلع مظفر نگر کے جنرل سکریٹری مولانا عبد الخالق قاسمی نے اپنے بیان میں کہا کہ مسلمانانِ ضلع بالخصوص نوجوان طبقہ اس مہم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے علاقوں میں بیداری پیدا کرے اور عوام کو ترغیب دے کہ وہ کسی بھی قسم کی افواہ یا غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ درست مردم شماری مستقبل میں تعلیمی، سماجی اور فلاحی حقوق کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ضلع مظفر نگر کے سکریٹری اور صدر تحفظ دین ختمِ نبوت میڈیا اتر پردیش مولانا سہیل اختر رحیمی نے کہا کہ سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والی بے بنیاد باتوں سے متاثر ہونے کے بجائے ذمہ دارانہ رویہ اختیار کیا جائے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ سرکاری عملہ جب بھی سروے کے لیے آئے تو ان کے ساتھ مکمل تعاون کریں اور معلومات کی فراہمی میں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں، کیونکہ مضبوط اور درست اعداد و شمار ہی بہتر منصوبہ بندی کی بنیاد بنتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مردم شماری صرف اعداد و شمار جمع کرنے کا عمل نہیں بلکہ ملک کی ترقی، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور عوامی فلاح و بہبود کی بنیاد بھی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مکمل تعاون کریں تاکہ ہر طبقے کو اس کے حقوق حاصل ہو سکیں۔

بارامتی میں ایک اور تربیتی طیارہ حادثے کا شکار، اجیت پوار حادثے والے علاقے میں پھر خوف و ہراس

۱۳ مئی ۲۰۲۶: مہاراشٹر کے بارامتی علاقے میں ایک بار پھر طیارہ حادثے کی خبر سامنے آنے کے بعد مقامی لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ بدھ کو ریڈ برڈ کمپنی کا دو نشستوں والا تربیتی طیارہ گوجو بابی گاؤں کے قریب اچانک حادثے کا شکار ہو کر زمین پر گر گیا۔ حادثے کے فوراً بعد علاقے میں افراتفری مچ گئی اور لوگ بڑی تعداد میں جائے وقوع پر جمع ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق طیارے میں موجود تربیتی پائلٹ محفوظ ہے اور اسے فوری طور پر امدادی ٹیموں نے باہر نکال لیا۔ خوش قسمتی سے طیارہ آبادی والے حصے سے دور گرا، جس کی وجہ سے کسی بڑے جانی نقصان کی اطلاع سامنے نہیں آئی، تاہم حادثے میں طیارہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ پولیس، فائر بریگیڈ اور مقامی انتظامیہ کے افسران نے فوری طور پر موقع پر پہنچ کر علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور تحقیقات شروع کر دیں۔ ابتدائی جانچ میں تکنیکی خرابی کو حادثے کی ممکنہ وجہ مانا جا رہا ہے، لیکن حکام کا کہنا ہے کہ مکمل تکنیکی رپورٹ آنے کے بعد ہی اصل حقیقت واضح ہو سکے گی۔ عینی شاہدین کے مطابق طیارہ کافی نیچی پرواز کر رہا تھا اور اچانک اس کا توازن بگڑ گیا، جس کے بعد زوردار آواز کے ساتھ وہ زمین پر آ گرا۔ کئی مقامی افراد نے حادثے کی ویڈیوز اپنے موبائل فون میں ریکارڈ کیں، جو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ گوجو بابی گاؤں اس سے پہلے بھی ایک بڑے طیارہ حادثے کی وجہ سے سرخیوں میں آ چکا ہے۔ اسی علاقے میں مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار سے متعلق طیارہ حادثہ پیش آیا تھا، جس کے بعد یہ علاقہ پہلے ہی حساس مانا جا رہا تھا۔ اب ایک اور حادثے نے تربیتی طیاروں کی حفاظت، تکنیکی جانچ اور فضائی نگرانی کے نظام پر کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ پولیس حکام کے مطابق حادثے کے ہر پہلو کی باریک بینی سے تفتیش کی جا رہی ہے اور طیارے کے تکنیکی ریکارڈ سمیت دیگر اہم دستاویزات کی جانچ بھی کی جائے گی۔

پرتیک یادو کا 38 سال کی عمر میں انتقال، اسپتال پہنچنے سے قبل ہی دم توڑ گئے

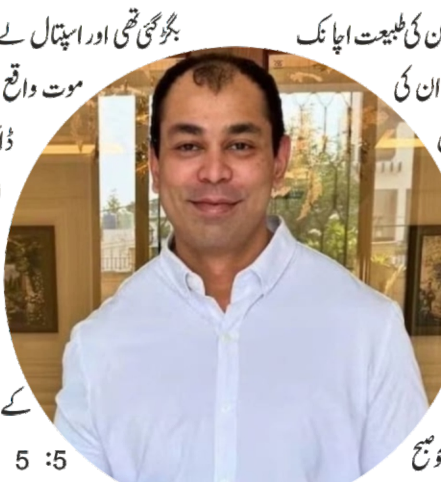

۱۳ مئی ۲۰۲۶: لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے بانی ملائم سنگھ یادو کے چھوٹے بیٹے اور اکھلیش یادو کے سوتیلے بھائی پرتیک یادو 38 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اطلاعات کے مطابق ان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی تھی اور اسپتال لے جانے سے قبل ہی ان کی موت واقع ہو چکی تھی، بعد میں ڈاکٹروں نے اسپتال میں ان کی وفات کی تصدیق کی۔ ذرائع کے مطابق پرتیک یادو کو صبح 5:55 پر اسپتال لایا گیا تھا تاہم وہ پہلے ہی دم توڑ چکے تھے۔ حال ہی میں وہ صحت کے مسائل کے باعث لکھنؤ کے میدانتا اسپتال میں زیرِ علاج رہے تھے، جہاں ان کی حالت بہتر ہونے کے بعد انہیں گھر منتقل کیا گیا تھا۔ پرتیک یادو سیاسی طور پر زیادہ سرگرم نہیں تھے لیکن وہ ایک معروف سیاسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ فٹنس کے شوقین تھے، لکھنؤ میں جم "فٹنس پلینیٹ" کے مالک تھے اور جانوروں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والی تنظیم "جیو آشرے" بھی چلاتے تھے۔ ان کی اچانک موت کی وجہ جاننے کے لیے پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہے۔

ایران میں انٹرنیٹ بحالی کے آثار حالات بہتر ہوتے ہی مکمل سروس بحال کی جائے گی

۱۴ مئی ۲۰۲۶: تہران: ایران میں طویل عرصے سے جاری انٹرنیٹ پابندیوں کے حوالے سے حکومت کی جانب سے اہم اشارہ سامنے آیا ہے کہ جیسے ہی ملک میں حالات معمول پر آئیں گے، انٹرنیٹ سروسز کو مرحلہ وار مکمل طور پر بحال کر دیا جائے گا۔ سرکاری ترجمان فاطمہ مہاجرانی کے مطابق حکومت انٹرنیٹ کو ایک بنیادی شہری حق سمجھتی ہے اور اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ تمام شہریوں کو جدید مواصلاتی سہولتوں تک برابر رسائی حاصل ہونی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ موجودہ حالات کے باعث کچھ پابندیاں عارضی طور پر نافذ کی گئی ہیں، تاہم یہ مستقل پالیسی نہیں ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ حکومت کی اولین ترجیح یہ ہے کہ عوام اور کاروباری شعبہ دونوں کو مستحکم اور معیاری انٹرنیٹ فراہم کیا جائے۔ جیسے ہی سیکیورٹی اور حالات بہتر ہوں گے، تمام محدودیاں ختم کر دی جائیں گی اور عالمی رابطوں کی بحالی ممکن ہو سکے گی۔ رپورٹس کے مطابق 28 فروری کو پیش آنے والے امریکہ اور اسرائیل کے فضائی حملوں کے بعد ایران میں انٹرنیٹ نظام شدید متاثر ہوا تھا۔ اس کے بعد ملک میں وسیع پیمانے پر انٹرنیٹ پر پابندیاں لگائی گئیں، جس کے نتیجے میں شہریوں کا عالمی انٹرنیٹ سے رابطہ تقریباً منقطع ہو گیا۔ نیٹ ورک مانیٹرنگ ادارے "نیٹ بلاکس" کے مطابق اس دوران ایران میں انٹرنیٹ بندش کا دورانیہ ہزاروں گھنٹوں پر محیط رہا، جس نے ملک کی بڑی آبادی کو آن لائن دنیا سے دور کر دیا۔ اطلاعات یہ بھی ہیں کہ صرف حکومت کی منظور شدہ ویب سائٹس اور مقامی نیٹ ورک تک محدود رسائی دی گئی، جبکہ بین الاقوامی پلیٹ فارمز اور وی پی این سروسز پر سخت پابندیاں برقرار رہیں۔ اس دوران ملک کا اندرونی ڈیجیٹل نیٹ ورک فعال رکھا گیا تاکہ محدود رابطے جاری رہ سکیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ صورتحال جدید دور کی طویل ترین انٹرنیٹ بندشوں میں شمار کی جا رہی ہے، جس نے نہ صرف عوامی رابطوں کو متاثر کیا بلکہ کاروباری سرگرمیوں پر بھی گہرا اثر ڈالا ہے

اسرائیل کا بڑا دعویٰ نیتن یاہو کے مبینہ خفیہ یو اے ای دورے پر عالمی ہلچل؟

مشرقِ وسطیٰ کی سیاست ایک بار پھر شدید گرما گئی ہے، جب اسرائیلی وزیرِ اعظم کے دفتر کی جانب سے یہ چونکا دینے والا دعویٰ سامنے آیا کہ وزیرِ اعظم بنجامن نیتن یاہو نے خفیہ طور پر متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا اور وہاں صدر شیخ محمد بن زاید سے اہم ملاقات کی۔ اسرائیل نے اس مبینہ ملاقات کو خطے کی سیاست میں ایک تاریخی پیش رفت قرار دیا، لیکن یو اے ای نے فوراً اس دعوے کو "جھوٹ، بے بنیاد اور غیر منطقی" قرار دے کر پوری دنیا کو حیران کر دیا۔ اسرائیلی وزیرِ اعظم کے دفتر کے مطابق یہ خفیہ ملاقات، جہاں دونوں رہنماؤں کے درمیان دفاعی تعاون، خفیہ سیکیورٹی معاملات اور خطے کی بدلتی صورتحال پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اسرائیلی میڈیا اور سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹس نے اس خبر کو ایک بڑی سفارتی کامیابی کے طور پر پیش کیا، جس کے بعد عالمی سیاسی حلقوں میں ہلچل مچ گئی۔ تاہم، اسرائیلی دعوے کے چند گھنٹوں بعد ہی متحدہ عرب امارات کی وزارتِ خارجہ نے سخت ردِعمل دیتے ہوئے واضح کیا کہ ایسا کوئی خفیہ دورہ یا ملاقات نہیں ہوئی۔ یو اے ای نے اپنے بیان میں کہا کہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات "ابراہم معاہدے" کے تحت مکمل شفافیت کے ساتھ چل رہے ہیں، اس لیے خفیہ ملاقاتوں اور فوجی تعاون سے متعلق خبریں حقیقت سے دور ہیں۔ یو اے ای کے دو ٹوک انکار کے بعد کئی سوالات جنم لے رہے ہیں۔ کیا اسرائیل عالمی سطح پر اپنی سفارتی پوزیشن مضبوط دکھانے کے لیے یہ دعویٰ کر رہا ہے؟ یا پھر حقیقت میں کوئی خفیہ رابطہ ہوا جسے یو اے ای سیاسی دباؤ کے باعث تسلیم نہیں کرنا چاہتا

اتر پردیش میں آندھی اور بارش کی تباہی، 96 افراد ہلاک

۱۵ مئی ۲۰۲۶: اتر پردیش میں بے موسم آندھی، تیز بارش اور آسمانی بجلی نے خوفناک تباہی مچا دی ہے۔ ریاست کے مختلف اضلاع میں خراب موسم کے باعث 96 افراد کی موت کی اطلاع ہے جبکہ کئی لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ شدید آندھی کے سبب درخت، بجلی کے کھمبے اور ٹین شیڈ گر گئے، جس سے عام زندگی بری طرح متاثر ہوئی۔ سب سے زیادہ جانی نقصان وارانسی، پریاگ راج اور کانپور ڈویژن میں رپورٹ کیا گیا ہے۔ دیہی علاقوں میں کچے مکانات کو شدید نقصان پہنچا جبکہ فصلیں بھی تباہ ہو گئی ہیں۔ کئی مقامات پر سڑکوں پر درخت گرنے سے ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ رپورٹس کے مطابق بھدوہی میں 18 افراد کی جان گئی، جبکہ اناؤ اور بدایوں میں 6-6 لوگوں کی موت ہوئی۔ اس کے علاوہ سیتاپور، رائے بریلی، ہردوئی، سنبھل، کانپور دیہات اور دیگر اضلاع میں بھی ہلاکتیں رپورٹ کی گئی ہیں۔ خراب موسم کا اثر ریلوے نظام پر بھی پڑا۔ دہلی-ہاوڑا ریلوے روٹ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک متاثر رہا۔ فتح پور میں درخت گرنے سے او ایچ ای لائن ٹوٹ گئی، جس کے باعث 22 ٹرینوں کی آمد و رفت متاثر ہوئی۔ پریاگ راج-جونپور ریل سیکشن پر بھی ٹرین سروس عارضی طور پر بند کرنی پڑی۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے صورتحال کا سخت نوٹس لیتے ہوئے تمام ضلع انتظامیہ کو فوری راحت رسانی کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ خاندانوں کو 24 گھنٹے کے اندر امداد فراہم کی جائے اور کسی بھی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ حکومت نے زخمیوں کے علاج، بجلی بحالی اور سڑکوں کی صفائی کے لیے خصوصی ٹیمیں روانہ کر دی ہیں۔ محکمہ موسمیات نے آنے والے دنوں میں مزید بارش اور آندھی کا امکان ظاہر کیا ہے، جس کے بعد انتظامیہ کو الرٹ رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

نیٹ پیپر لیک معاملہ گرم، تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ نے امتحان ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا

۱۵ مئی ۲۰۲۶: نیٹ پیپر لیک معاملہ پورے ملک میں ایک بار پھر بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ سی بی آئی کی جانب سے پانچ ملزمان کی گرفتاری کے بعد تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ وجے تھلاپاتھی نے مرکزی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے نیٹ امتحان کو مکمل طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نیٹ امتحان دیہی علاقوں، سرکاری اسکولوں اور مقامی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے ساتھ ناانصافی کرتا ہے۔ ان کے مطابق ریاستوں کو یہ اختیار دیا جانا چاہیے کہ وہ 12 ویں جماعت کے نمبروں کی بنیاد پر میڈیکل داخلے کریں۔ سی بی آئی نے اس معاملے میں مہاراشٹرا، راجستھان اور ہریانہ سے پانچ افراد کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار شدگان میں ناسک کے شبھم

کھیرنار، مانگی لال بیوال، وکاس بیوال، دنیش بیوال اور گروگرام کے یش یادو شامل ہیں۔ تحقیقاتی ایجنسی نے کئی مقامات پر چھاپے مار کر موبائل فون، لیپ ٹاپ اور دیگر الیکٹرانک آلات ضبط کیے ہیں۔ سی بی آئی اس معاملے کی تہہ تک پہنچنے کے لیے ڈیجیٹل اور مالیاتی تحقیقات بھی کر رہی ہے۔ سی بی آئی کا کہنا ہے کہ پیپر لیک سنڈیکیٹ کے دیگر افراد کی تلاش جاری ہے اور جو بھی اس گھپلے میں ملوث پایا گیا اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ایجنسی نے عوام سے بھی اپیل کی ہے کہ اگر کسی کے پاس اس معاملے سے متعلق معلومات ہوں تو وہ آگے آئیں۔ اس معاملے نے ملک بھر کے طلباء اور والدین میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔ تعلیمی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر امتحانی نظام میں شفافیت برقرار نہ رہی تو نوجوانوں کا اعتماد کمزور پڑ سکتا ہے۔ سیاسی حلقوں میں بھی اس مسئلے پر شدید بحث جاری ہے اور کئی ریاستیں نیٹ کے موجودہ نظام پر سوال اٹھا رہی ہیں۔

آبنائے ہرمز سے ایک اور ایل پی جی جہاز بحفاظت روانہ، ہندوستان کو راحت کی امید

۱۵ مئی ۲۰۲۶: مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے باوجود ہندوستان کے لیے ایک اور بڑی راحت کی خبر سامنے آئی ہے۔ ایل پی جی سے لدا بحری جہاز "ایم وی سن شائن" آبنائے ہرمز کو بحفاظت عبور کر کے اب تیزی سے ہندوستان کی جانب روانہ ہو چکا ہے۔ حساس سمندری راستے میں بڑھتے خطرات کے درمیان اس جہاز کی محفوظ نقل و حرکت کو ہندوستانی بحریہ کی بڑی کامیابی مانا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ 15 واں ایل پی جی ٹینکر ہے جسے اس خطرناک سمندری علاقے سے محفوظ طریقے سے نکالا گیا ہے۔ خبر رساں اداروں کے مطابق جہاز نے 13 مئی کی شب آبنائے ہرمز پار کی، جس کے بعد اس نے خلیج فارس سے باہر نکل کر ہندوستان کا رخ کر لیا۔ حکام کو امید ہے کہ یہ جہاز جلد ہندوستانی بندرگاہ تک پہنچ جائے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ہندوستانی بحریہ مسلسل اس جہاز کی نگرانی کر رہی ہے اور اسے مکمل سیکورٹی فراہم کی جا رہی ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ خطرے سے بچایا جا سکے۔ اگرچہ جہاز میں موجود ایل پی جی کی مقدار ظاہر نہیں کی گئی، لیکن توانائی ماہرین کے مطابق اس کی آمد سے ملک میں گیس سپلائی کے نظام کو مزید مضبوطی ملے گی۔ مرکزی وزیر برائے پیٹرولیم و قدرتی گیس ہردیپ سنگھ پوری نے کہا ہے کہ مغربی ایشیا میں جنگی صورتحال کے باوجود حکومت نے توانائی سپلائی کو مستحکم رکھا ہے۔ ان کے مطابق حکومت کی کوشش رہی ہے کہ عوام کو ایندھن بحران کا سامنا نہ کرنا پڑے اور گھریلو ضروریات متاثر نہ ہوں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ بحران کے دوران ملک میں گھریلو ایل پی جی پیداوار میں اضافہ کیا گیا تاکہ سپلائی کا سلسلہ جاری رہے۔ ادھر ایران کی جانب سے بھی مثبت اشارے ملے ہیں۔ ایران کے نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے کہا کہ اگر خطے میں امن قائم رہا تو آبنائے ہرمز کی صورتحال مزید بہتر ہو گی اور عالمی تجارت پہلے سے زیادہ محفوظ ہو جائے گی۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ آبنائے ہرمز عالمی توانائی تجارت کا اہم ترین راستہ ہے، جہاں کسی بھی قسم کی کشیدگی پوری دنیا کی معیشت پر اثر ڈال سکتی ہے۔ ایسے حالات میں ہندوستان کی جانب سے اپنی سپلائی لائن کو محفوظ رکھنا ایک اہم سفارتی اور دفاعی کامیابی تصور کی جا رہی ہے۔ اس پیش رفت کے بعد حکومت اور توانائی کمپنیوں کو امید ہے کہ آنے والے دنوں میں ایل پی جی کی قیمتوں اور سپلائی میں استحکام برقرار رہے گا۔ ماہرین کے مطابق ہندوستانی بحریہ کی مسلسل نگرانی نے نہ صرف تجارتی جہازوں کا اعتماد بڑھایا ہے بلکہ عالمی سطح پر ہندوستان کی سمندری طاقت کو بھی مضبوط پیغام دیا ہے۔

آسام میں یو سی سی بل 26 مئی کو پیش ہوگا

۱۵ مئی ۲۰۲۶: آسام کی سیاست میں ایک بڑا آئینی اور سماجی قدم اٹھاتے ہوئے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی کابینہ نے ریاست میں یونیفارم سول کوڈ (یو سی سی) نافذ کرنے کے مسودے کو منظوری دے دی ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ یہ بل 26 مئی کو اسمبلی اجلاس کے آخری دن پیش کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کابینہ میٹنگ کے بعد پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ فیصلہ بی جے پی کے انتخابی وعدے کے مطابق لیا گیا ہے۔ ان کے مطابق آسام کو ایک ایسا قانونی نظام دیا جائے گا جس میں شادی، طلاق، وراثت اور لیو اِن ریلیشن جیسے معاملات کے لیے یکساں قوانین نافذ ہوں گے۔ ہیمنت بسوا سرما نے واضح کیا کہ ریاست کی قبائلی برادریوں کو اس قانون کے دائرے سے باہر رکھا جائے گا تاکہ ان کی روایات، رسم و رواج اور ثقافتی شناخت متاثر نہ ہو۔ حکومت کا کہنا ہے کہ قبائلی معاشروں کے مخصوص قوانین اور روایات کو مکمل تحفظ دیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے دعویٰ کیا کہ اتراکھنڈ، گوا اور گجرات میں بھی یو سی سی نافذ کیا جا چکا ہے، لیکن آسام کا ماڈل ریاست کی مقامی ضروریات اور سماجی ڈھانچے کے مطابق تیار کیا گیا ہے

خبروں کی خبر میں شائع ہونے والے مضامین اور مراسلات میں جو نقطۂ نظر اور آرا پیش کی جاتی ہیں وہ مضمون و مراسلہ نگاروں کی اپنی رائے ہوتی ہے جس سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔

ہفت روزہ خبروں کی خبر اورنگ آباد مہاراشٹر انڈیا
KHABRON KI KHABAR
عالم اسلام
مورخہ ۱۵ مئی ۲۰۲۶ء مطابق ۲۷ ذی القعدہ ۱۴۴۷ھ، بروز جمعہ
Friday 15 May 2026 Page-4 Rs:2

حضرت خدیجہ الکبریٰؓ: اسلام کی پہلی محافظ، جنہوں نے ہر مشکل میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ دیا

حضرت خدیجہؓ: وہ عظیم خاتون جن کی وفاداری، قربانی اور بصیرت نے تاریخِ اسلام کا رخ بدل دیا اسلامی تاریخ میں کچھ شخصیات ایسی ہیں جن کا کردار صرف ایک فرد تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ پورے معاشرے اور آنے والی نسلوں کے لیے مثال بن جاتی ہیں۔ حضرت خدیجہ بنتِ خویلدؓ ایسی ہی ایک عظیم شخصیت تھیں جنہوں نے اپنی دانائی، قربانی، محبت اور استقامت سے اسلام کے ابتدائی دور کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔ حضرت خدیجہؓ اُس دور میں پیدا ہوئیں جب عرب معاشرہ سخت قبائلی روایات میں جکڑا ہوا تھا، مگر اس ماحول میں بھی وہ اپنی ذہانت، خوداعتمادی اور کاروباری صلاحیتوں کی وجہ سے نمایاں مقام رکھتی تھیں۔ مکہ کے بڑے تاجروں میں ان کا شمار ہوتا تھا اور ان کے تجارتی قافلے دور دراز علاقوں تک سفر کرتے تھے۔ وہ نہ صرف ایک کامیاب کاروباری خاتون تھیں بلکہ اپنی سچائی، شرافت اور بہترین کردار کی وجہ سے بھی لوگوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں۔ کاروبار کے سلسلے میں ان کی ملاقات حضرت محمد ﷺ سے ہوئی، جو اپنی امانت داری اور حسنِ اخلاق کی وجہ سے پورے مکہ میں مشہور تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے جب آپ ﷺ کے کردار، دیانت اور خلوص کو قریب سے دیکھا تو وہ بے حد متاثر ہوئیں اور خود نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس برس جبکہ رسولِ اکرم ﷺ کی عمر پچیس برس تھی۔ یہ رشتہ صرف ازدواجی تعلق نہیں تھا بلکہ یہی وہ بنیاد بنی جس نے بعد میں اسلام کی تاریخ کو نئی سمت دی۔ جب رسولِ اکرم ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ ﷺ ایک غیر معمولی کیفیت میں گھر واپس آئے تو سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ ہی نے آپ ﷺ کو تسلی دی، حوصلہ بخشا اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔ وہ اسلام قبول کرنے والی پہلی شخصیت بنیں اور ہر مشکل وقت میں رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑی رہیں۔ ابتدائی دورِ اسلام میں جب مکہ کے سردار رسولِ اکرم ﷺ اور مسلمانوں کی سخت مخالفت کر رہے تھے، اُس وقت حضرت خدیجہؓ نے اپنی دولت، اثر و رسوخ اور ہر ممکن وسائل اسلام کی خدمت میں وقف کر دیے۔ تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے وہ سب کچھ قربان کر دیا جو ان کے اختیار میں تھا۔ حضرت خدیجہؓ کی زندگی اس حقیقت کا روشن ثبوت ہے کہ اسلام کے آغاز ہی سے خواتین کو عزت، وقار اور سماجی کردار حاصل تھا۔ وہ ایک کامیاب تاجرہ بھی تھیں، بہترین شریکِ حیات بھی اور اسلام کی پہلی محافظ بھی۔ ان کی شخصیت آج کی خواتین کے لیے بھی ایک عظیم مثال ہے کہ علم، کردار، خوداعتمادی اور قربانی انسان کو تاریخ میں ہمیشہ زندہ رکھتی ہے۔ سنہ 619 میں حضرت خدیجہؓ کا انتقال رسولِ اکرم ﷺ کے لیے ایک عظیم صدمہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی ان کی محبت، وفاداری اور قربانیوں کو یاد رکھا۔ اسلامی تاریخ میں حضرت خدیجہؓ کا نام ہمیشہ احترام، عظمت اور وفا کی علامت کے طور پر لیا جاتا رہے گا۔ حضرت خدیجہؓ نہ صرف رسولِ اکرم ﷺ کی سب سے پہلی زوجہ تھیں بلکہ آپ ﷺ کی سب سے بڑی مددگار، مشیر اور غمگسار بھی تھیں۔ انہوں نے ہر مشکل گھڑی میں صبر اور استقامت کا مظاہرہ کیا اور کبھی بھی رسولِ اکرم ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ شعبِ ابی طالب کے سخت اور تکلیف دہ دنوں میں بھی حضرت خدیجہؓ نے مسلمانوں کے ساتھ بھوک، پیاس اور مشکلات برداشت کیں۔ ان کی قربانیاں صرف مالی مدد تک محدود نہیں تھیں بلکہ انہوں نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کے لیے وقف کر دی تھی۔ رسولِ اکرم ﷺ حضرت خدیجہؓ سے بے حد محبت کرتے تھے اور ان کے انتقال کے بعد بھی اکثر ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ اکثر حضرت خدیجہؓ کی وفاداری اور حسنِ سلوک کو یاد کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجہؓ کو جنت میں خاص مقام عطا فرمایا، جس کی بشارت خود حضرت جبرائیلؑ کے ذریعے دی گئی۔ اسلامی تاریخ میں حضرت خدیجہؓ کا کردار خواتین کے لیے حوصلہ، عزت، وفاداری اور ایثار کی روشن مثال ہے، جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ حضرت خدیجہؓ کی شخصیت میں وقار، بردباری اور اعلیٰ اخلاق کا حسین امتزاج پایا جاتا تھا۔ وہ غریبوں، یتیموں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ مکہ کے لوگ ان کی دیانت داری اور رحم دلی کی وجہ سے انہیں بے حد عزت دیتے تھے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ ایک عورت نہ صرف گھر کی بہترین نگہبان ہو سکتی ہے بلکہ معاشرے میں قیادت اور کامیابی کی مثال بھی بن سکتی ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے اپنی زندگی سے یہ پیغام دیا کہ سچی محبت وہی ہے جو مشکل وقت میں ساتھ نبھائے۔ جب پورا مکہ رسولِ اکرم ﷺ کی مخالفت کر رہا تھا، تب حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں اور ہر آزمائش میں ثابت قدم رہیں۔ ان کی وفاداری، ایثار اور قربانی اسلامی تاریخ کا ایسا روشن باب ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آج بھی دنیا بھر کے مسلمان حضرت خدیجہؓ کو عظیم احترام کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور ان کی زندگی کو اپنے لیے مشعل راہ سمجھتے ہیں۔

کیا سورج کبھی تنہا نہیں تھا؟ سائنسدانوں کی تحقیق نے سورج کے ممکنہ جڑواں ستارے کا راز چھیڑ دیا

ہمارا سورج ایک خاموش مسافر ہے، جو اپنی کہکشاں میں تنہا سفر کرتا ہوا کروڑوں برسوں سے روشنی بکھیر رہا ہے۔ مگر سائنسدانوں کے مطابق شاید یہ ہمیشہ سے تنہا نہیں تھا۔ جدید فلکیاتی تحقیق ایک حیرت انگیز سوال اٹھا رہی ہے: کیا سورج کا بھی کبھی ایک جڑواں بھائی تھا؟ کائنات کا مشاہدہ کرنے والے ماہرین فلکیات کہتے ہیں کہ ہماری کہکشاں میں بے شمار ستارے جوڑوں کی صورت میں موجود ہیں۔ ایسے ستاروں کو "بائنری اسٹار سسٹم" کہا جاتا ہے، جہاں دو ستارے ایک دوسرے کے گرد گردش کرتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بسا اوقات یہ ستارے ایک دوسرے سے اتنے قریب ہوتے ہیں کہ ان کی کشش ثقل ایک دوسرے کو مضبوطی سے باندھے رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سائنسدانوں کو حیرت ہوتی ہے کہ ہمارا سورج ان سب کے برعکس اکیلا کیوں ہے؟ ماہرین کا خیال ہے کہ تقریباً چار اعشاریہ چھ ارب سال قبل جب سورج وجود میں آیا تو شاید اس کے ساتھ ایک اور ستارہ بھی پیدا ہوا تھا۔ اس زمانے میں خلا میں گیس اور گرد و غبار کے دیوہیکل بادل موجود تھے، جنہیں "نیبولہ" کہا جاتا ہے۔ انہی بادلوں کے سکڑنے، ٹوٹنے اور گرم ہونے سے نئے ستارے جنم لیتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق یہ عمل اکثر ایک کے بجائے دو ستاروں کو جنم دیتا ہے۔ کینیڈا کی کوئنز یونیورسٹی سے وابستہ ماہرِ فلکیات سارہ سداوائے اور ان کی ٹیم نے ایسے کئی ستاروں کا مشاہدہ کیا جو اپنی ابتدائی زندگی میں جوڑوں کی صورت میں موجود تھے۔ ان کی تحقیق سے یہ نظریہ مضبوط ہوا کہ شاید زیادہ تر ستارے ابتدا میں جڑواں ہوتے ہیں، مگر وقت کے ساتھ کچھ ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں۔ گر سورج کا بھی کوئی ساتھی تھا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کہاں گیا؟ سائنسدانوں کے مطابق ممکن ہے کہ اربوں سال پہلے کشش ثقل کی تبدیلیوں یا قریبی ستاروں کے اثرات کی وجہ سے سورج کا وہ ساتھی اس سے دور نکل گیا ہو اور اب کہکشاں میں کہیں گم ہو چکا ہو۔ کچھ ماہرین نے ایک فرضی ستارے "نیمیسس" کا نظریہ بھی پیش کیا تھا، مگر اب تک اس کے واضح شواہد نہیں مل سکے۔ اگر آج بھی سورج کا کوئی قریبی ساتھی موجود ہوتا تو زمین پر زندگی شاید ممکن نہ رہتی۔ دو ستاروں کی کشش ثقل ہمارے سیاروں کے مداروں کو متاثر کرتی، موسم شدید حد تک بدل جاتے اور زمین پر درجہ حرارت میں خطرناک اتار چڑھاؤ پیدا ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ سائنسدان کہتے ہیں کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ سورج اس وقت تنہا ہے۔ دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا قریبی ستارہ "پروگزیما سینٹوری" سورج سے تقریباً چار اعشاریہ دو نوری سال دور ہے۔ اگر انسان کی تیز ترین خلائی گاڑی بھی اس کی طرف روانہ کی جائے تو وہاں پہنچنے میں ہزاروں سال لگ جائیں گے۔ اس وسیع فاصلے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کائنات کتنی عظیم اور پراسرار ہے۔ آج جدید دوربینیں اور خلائی مشنز کائنات کے ان رازوں سے پردہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہر نئی تحقیق یہ احساس دلاتی ہے کہ ہم جس سورج کو روز دیکھتے ہیں، اس کی کہانی شاید ہماری سوچ سے کہیں زیادہ پیچیدہ اور حیرت انگیز ہے۔ ممکن ہے اربوں سال پہلے سورج کا بھی ایک ساتھی رہا ہو، جو وقت کی گرد میں کہیں کھو گیا۔ کائنات ابھی بھی انسان کے لیے ایک کھلی کتاب ہے، جس کا ہر صفحہ نئے راز، نئی کہانیاں اور نئے سوالات اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق اگر سورج کا واقعی کوئی جڑواں ستارہ تھا تو اس کے بچھڑنے کے آثار آج بھی ہمارے نظامِ شمسی میں کہیں نہ کہیں موجود ہو سکتے ہیں۔ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ نظامِ شمسی کے بیرونی حصے میں موجود برفیلے اجسام اور دمدار ستاروں کی غیر معمولی حرکت شاید اسی قدیم ساتھی کے اثرات کا نتیجہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ فلکیات دان آج بھی خلا کے دور دراز علاقوں کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں تاکہ اس پراسرار ماضی کے سراغ مل سکیں۔ کائنات میں ستاروں کی پیدائش کا عمل نہایت پُراسرار اور حیرت انگیز ہے۔ جب گیس اور گرد و غبار کے عظیم بادل آپس میں سکڑتے ہیں تو ان کے اندر شدید حرارت پیدا ہوتی ہے۔ یہ حرارت رفتہ رفتہ اتنی بڑھ جاتی ہے کہ جوہری توانائی کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور ایک نیا ستارہ وجود میں آتا ہے۔ بعض اوقات یہی بادل ایک سے زیادہ حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں دو یا تین ستارے ایک ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بائنری اور ملٹیپل اسٹار سسٹمز کائنات میں بہت عام سمجھے جاتے ہیں۔ ماہرین فلکیات کہتے ہیں کہ سورج کی ابتدائی زندگی شاید انتہائی ہنگامہ خیز رہی ہوگی۔ ممکن ہے اس کے گرد بے شمار چٹانی اجسام، گیس کے طوفان اور کشش ثقل کی شدید تبدیلیاں موجود رہی ہوں۔ ایسے ماحول میں ایک جڑواں ستارے کا الگ ہو جانا کوئی حیرت کی بات نہیں۔ وقت کے ساتھ دونوں ستارے ایک دوسرے سے دور ہوتے گئے اور آخرکار سورج تنہا رہ گیا۔ سائنسدان اب جدید ٹیلی اسکوپس اور کمپیوٹر سمیولیشنز کی مدد سے اربوں سال پرانے ان واقعات کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان تحقیقات کا مقصد صرف سورج کی تاریخ جاننا نہیں بلکہ پوری کائنات میں ستاروں کی پیدائش اور ارتقا کے رازوں کو سمجھنا بھی ہے۔ ہر نئی دریافت انسان کو یہ احساس دلاتی ہے کہ ہم ابھی تک کائنات کے صرف چند راز ہی جان سکے ہیں۔ دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ اگر مستقبل میں کبھی سورج کے اس ممکنہ جڑواں ستارے کے شواہد مل جاتے ہیں تو یہ فلکیات کی دنیا میں ایک بہت بڑی دریافت ہوگی۔ اس سے نہ صرف ہمارے نظامِ شمسی کی ابتدا کے بارے میں نئی معلومات حاصل ہوں گی بلکہ یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ زمین جیسے سیارے کن حالات میں وجود میں آتے ہیں۔ انسان صدیوں سے آسمان کی طرف دیکھ کر سوال کرتا آیا ہے کہ ہم کہاں سے آئے اور کائنات کیسے بنی۔ سورج کے ممکنہ جڑواں بھائی کی تلاش بھی اسی سفر کا ایک اہم حصہ ہے۔ شاید آنے والے برسوں میں سائنس ایسی حقیقت سامنے لے آئے جو انسان کی کائنات کے بارے میں موجود سوچ کو ہمیشہ کے لیے بدل دے۔

سورج کے قریب ناسا کا تاریخی کارنامہ پارکر سولر پروب نے تیز ترین پرواز سے دنیا کو حیران کر دیا

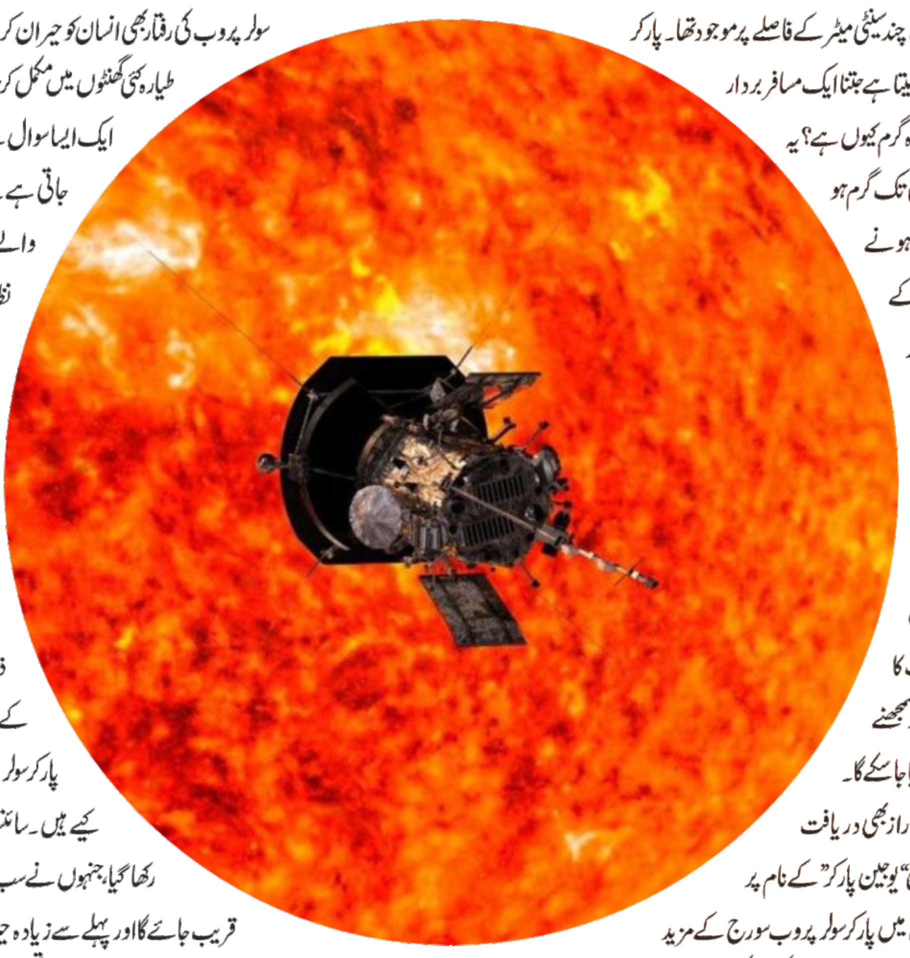

انسان صدیوں سے سورج کے راز جاننے کی کوشش کرتا آ رہا ہے، مگر اب سائنس نے ایک ایسا کارنامہ انجام دیا ہے جس نے خلائی تحقیق کی دنیا میں نئی تاریخ رقم کر دی۔ امریکی خلائی ادارے ناسا کے "پارکر سولر پروب" نے سورج کے انتہائی قریب پہنچ کر وہ کامیابی حاصل کی ہے جس کا چند دہائیاں پہلے تک تصور بھی ممکن نہیں تھا۔ یہ خلائی جہاز سورج کی خطرناک حد تک گرم بیرونی فضا میں داخل ہوا، جہاں درجہ حرارت ہزاروں ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اتنی شدید گرمی اور تابکاری کے باوجود پارکر سولر پروب محفوظ رہا اور اس نے زمین پر کامیابی کے ساتھ سگنل بھی ارسال کیے۔ ناسا کے مطابق یہ خلائی جہاز سورج کی سطح سے صرف 38 لاکھ میل کے فاصلے تک پہنچا، جو فلکیاتی پیمانے کے مطابق انتہائی کم فاصلہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر زمین اور سورج کے درمیانی فاصلے کو صرف ایک میٹر تصور کیا جائے تو یہ پروب سورج سے محض چند سینٹی میٹر کے فاصلے پر موجود تھا۔ پارکر سولر پروب کی رفتار بھی انسان کو حیران کر دیتی ہے۔ یہ تقریباً 000,430 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہا ہے، جو انسان کی بنائی گئی کسی بھی شے سے کہیں زیادہ تیز رفتار ہے۔ اس رفتار کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ خلائی جہاز چند سیکنڈ میں اتنا فاصلہ طے کر لیتا ہے جتنا ایک مسافر بردار طیارہ کئی گھنٹوں میں مکمل کرتا ہے۔ اس خلائی مشن کا مقصد صرف سورج کے قریب جانا نہیں بلکہ اس کے ان رازوں کو سمجھنا ہے جو آج بھی سائنسدانوں کے لیے معمہ بنے ہوئے ہیں۔ سورج کی بیرونی فضا، جسے "کورونا" کہا جاتا ہے، اس کی سطح سے کہیں زیادہ گرم کیوں ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب تلاش کرنے کے لیے دنیا بھر کے ماہرین برسوں سے تحقیق کر رہے ہیں۔ سائنسدانوں کے مطابق سورج کی سطح کا درجہ حرارت تقریباً چھ ہزار ڈگری سینٹی گریڈ ہے، لیکن اس کے اوپر موجود بیرونی فضا لاکھوں ڈگری تک گرم ہو جاتی ہے۔ یہی حیران کن فرق ماہرین فلکیات کو مسلسل سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ پارکر سولر پروب اسی راز سے پردہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ مشن شمسی ہواؤں کے بارے میں بھی اہم معلومات فراہم کرے گا۔ سورج سے خارج ہونے والے چارج شدہ ذرات خلا میں پھیلتے ہیں اور جب یہ زمین کے مقناطیسی میدان سے ٹکراتے ہیں تو آسمان میں خوبصورت روشنیوں کا منظر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات یہی شمسی طوفان زمین کے سیٹلائٹس، موبائل نیٹ ورکس، بجلی کے نظام اور انٹرنیٹ سروسز کے لیے خطرہ بھی بن جاتے ہیں۔ پارکر سولر پروب کو اس خطرناک سفر کے لیے خصوصی طور پر تیار کیا گیا ہے۔ اس میں کاربن سے بنی ایک مضبوط حفاظتی شیلڈ نصب ہے جو شدید گرمی کو برداشت کرتی ہے اور اندر موجود آلات کو محفوظ رکھتی ہے۔ اگر یہ حفاظتی نظام نہ ہوتا تو چند لمحوں میں ہی خلائی جہاز جل کر تباہ ہو جاتا۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اس مشن سے حاصل ہونے والی معلومات مستقبل میں خلائی تحقیق کے نئے دروازے کھول سکتی ہیں۔ شاید آنے والے برسوں میں انسان سورج اور دیگر ستاروں کے بارے میں وہ حقائق جان لے جو آج صرف ایک راز سمجھے جاتے ہیں۔ پارکر سولر پروب کی یہ کامیابی انسان کی جستجو، سائنس کی طاقت اور کائنات کو سمجھنے کی مسلسل کوشش کی ایک شاندار مثال بن چکی ہے۔ اس تاریخی مشن کی ایک اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ پارکر سولر پروب سورج کے اتنا قریب پہنچنے کے باوجود مکمل طور پر خودکار نظام کے تحت کام کرتا ہے۔ سورج کے قریب شدید حرارت اور تابکاری کی وجہ سے زمین سے براہِ راست رابطہ برقرار رکھنا ممکن نہیں رہتا، اس لیے خلائی جہاز کو اس انداز میں تیار کیا گیا ہے کہ وہ خود فیصلے کر سکے اور خطرناک حالات میں اپنی سمت اور رفتار کو سنبھال سکے۔ سائنسدانوں کے مطابق سورج کے قریب پہنچنا کسی آتش فشاں کے دہانے میں داخل ہونے سے کم نہیں۔ وہاں موجود توانائی، گرم گیسیں اور برق رفتار ذرات ہر لمحہ خلائی جہاز کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود پارکر سولر پروب مسلسل اپنے آلات کے ذریعے معلومات جمع کر رہا ہے اور زمین پر بھیج رہا ہے، جو فلکیاتی تحقیق کے لیے بے حد قیمتی سمجھی جا رہی ہیں۔ یہ مشن اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ سورج صرف روشنی اور حرارت کا ذریعہ نہیں بلکہ زمین پر زندگی کے تسلسل کا بنیادی مرکز بھی ہے۔ سورج میں ہونے والی معمولی تبدیلیاں بھی زمین کے موسم، سیٹلائٹ سسٹمز اور مواصلاتی نیٹ ورکس پر اثر ڈال سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سائنسدان سورج کی سرگرمیوں کو سمجھنے کے لیے دن رات تحقیق میں مصروف ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مستقبل میں اگر شمسی طوفانوں کی پیش گوئی زیادہ درست انداز میں ممکن ہو گئی تو دنیا بھر کے بجلی کے نظام، انٹرنیٹ نیٹ ورکس اور خلائی سیٹلائٹس کو بڑے نقصانات سے بچایا جا سکے گا۔ پارکر سولر پروب اسی مقصد کے لیے اہم معلومات فراہم کر رہا ہے تاکہ انسان آنے والے خطرات سے پہلے ہی خبردار ہو سکے۔ اس خلائی جہاز نے دورانِ سفر سورج کے گرد موجود پلازما، مقناطیسی لہروں اور طاقتور شمسی ہواؤں کے کئی نئے راز بھی دریافت کیے ہیں۔ سائنسدانوں کے مطابق یہ معلومات مستقبل میں خلا میں انسانوں کے طویل سفر کے لیے بھی مددگار ثابت ہوں گی، خاص طور پر مریخ اور اس سے آگے کے مشنز میں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ پارکر سولر پروب کا نام مشہور امریکی سائنسدان "یوجین پارکر" کے نام پر رکھا گیا، جنہوں نے سب سے پہلے شمسی ہواؤں کا نظریہ پیش کیا تھا۔ ناسا نے ان کی خدمات کے اعتراف میں اس خلائی مشن کو ان کے نام سے منسوب کیا، جو خلائی تاریخ میں ایک منفرد اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ خلائی ماہرین کا ماننا ہے کہ آنے والے برسوں میں پارکر سولر پروب سورج کے مزید قریب جائے گا اور پہلے سے زیادہ حیرت انگیز معلومات فراہم کرے گا۔ ہر نیا مشاہدہ سائنسدانوں کے لیے ایک نئی کھڑکی کھول رہا ہے، جس سے کائنات کے پیچیدہ رازوں کو سمجھنے میں مدد مل رہی ہے۔ یہ مشن صرف ایک خلائی سفر نہیں بلکہ انسان کی اس خواہش کی علامت ہے جو ہمیشہ ناممکن کو ممکن بنانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ سورج کے قریب پہنچنے کا یہ کارنامہ آنے والی نسلوں کے لیے سائنس اور تحقیق کی دنیا میں ایک نئی امید اور حوصلہ بن چکا ہے۔

خبروں کی خبر میں شائع ہونے والے مضامین اور مراسلات میں جو نقطۂ نظر اور آرا پیش کی جاتی ہیں وہ مضمون و مراسلہ نگاروں کی اپنی رائے ہوتی ہے جس سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔

ہفت روزہ
خبروں کی خبر
اورنگ آباد، مہاراشٹرا انڈیا
KHABRON KI KHABAR

میونسپل نوٹس پر متین پٹیل عدالت پہنچے ایم آئی ایم نے کارروائی پر اٹھائے سوال

۱۲ مئی ۲۰۲۶: اورنگ آباد میں متین پٹیل کے خلاف میونسپل کارپوریشن کی جانب سے جاری نوٹس پر سیاسی اور قانونی تنازع شدت اختیار کرگیا ہے۔میونسپل انتظامیہ نے غیر قانونی تعمیرات کے الزام میں نوٹس جاری کرتے ہوئے تین دن کے اندر جواب طلب کیا تھا۔اس کارروائی کے بعد آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین نے انتظامیہ کے طریقۂ کار پر سخت اعتراض ظاہر کیا ہے۔پارٹی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ قانون کے مطابق کسی بھی شہری کو جواب داخل کرنے کے لیے مناسب وقت دینا ضروری ہوتا ہے۔ایم آئی ایم کے مطابق صرف تین دن کی مہلت دینا قانونی اصولوں کے خلاف ہے۔پارٹی نے الزام لگایا کہ انتظامیہ نے جلد بازی میں کارروائی کرتے ہوئے قدرتی انصاف کے اصولوں کو نظرانداز کیا۔متین پٹیل کے حامیوں کا کہنا ہے کہ جس جائیداد پر کارروائی کی جارہی ہے وہ ان کی ملکیت ہی نہیں ہے۔ان کے مطابق متنازعہ پراپرٹی کے دستاویزات بھی اس دعوے کی تائید کرتے ہیں۔معاملہ اب عدالت تک پہنچ چکا ہے جہاں قانونی کارروائی جاری ہے۔ذرائع کے مطابق عدالت میں تفصیلی جواب داخل کرنے کے لیے مزید وقت مانگا گیا ہے۔وکلاء نے مؤقف اختیار کیا کہ اتنے کم وقت میں مکمل جواب تیار کرنا ممکن نہیں تھا۔عدالت نے معاملے کی سماعت کے دوران تمام فریقین کے دلائل سننے کا عمل شروع کر دیا ہے۔دوسری جانب میونسپل کارپوریشن کا کہنا ہے کہ کارروائی قانون کے مطابق کی گئی ہے۔کارپوریشن حکام کے مطابق غیر قانونی تعمیرات کے خلاف مہم کے تحت نوٹس جاری کیا گیا۔انتظامیہ نے واضح کیا کہ شہر میں غیر مجاز تعمیرات کے خلاف کارروائیاں جاری رہیں گی۔سیاسی حلقوں میں اس معاملے کو لے کر مختلف تبصرے سامنے آ رہے ہیں۔اپوزیشن جماعتوں نے بھی کارروائی کے طریقۂ کار پر سوالات اٹھائے ہیں۔کچھ مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ قانون سب کے لیے برابر ہونا چاہیے۔جبکہ بعض افراد نے انتظامیہ سے شفاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔یہ معاملہ اب سیاسی کے ساتھ ساتھ قانونی بحث کا موضوع بھی بن گیا ہے۔عدالتی فیصلے کے بعد ہی آئندہ کارروائی کی سمت واضح ہوسکے گی۔شہر میں اس معاملے پر عوامی دلچسپی مسلسل بڑھتی جارہی ہے۔سیاسی مبصرین کے مطابق یہ تنازع آنے والے دنوں میں مزید اہمیت اختیار کرسکتا ہے۔فی الحال تمام نظریں عدالت کی اگلی سماعت پر مرکوز ہیں۔عدالت کے فیصلے کے بعد ہی یہ طے ہوگا کہ میونسپل کارروائی برقرار رہے گی یا اس پر روک لگائی جائے گی۔

کھاد گھوٹالہ بے نقاب، 313 کسانوں کے نام پر فرضی فروخت کا انکشاف

۱۳ مئی ۲۰۲۶: خریف سیزن سے قبل محکمہ زراعت کی جانچ میں کھاد کی فروخت سے جڑا ایک بڑا گھوٹالہ بے نقاب ہوا ہے۔تحقیقات کے دوران معلوم ہوا کہ 313 کسانوں کے نام پر ہزاروں کھاد کی بوریاں فروخت دکھائی گئی ہیں۔حیرت کی بات یہ رہی کہ جن کسانوں کے نام استعمال کیے گئے،ان کے پاس ایک بھی بوری موجود نہیں ملی۔اس انکشاف کے بعد محکمہ زراعت میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ابتدائی جانچ میں فرضی اندراجات اور ریکارڈ میں بے ضابطگیوں کے شواہد سامنے آئے ہیں۔محکمہ کو شبہ ہے کہ کسانوں کے نام استعمال کر کے کھاد بلیک مارکیٹ میں فروخت کی گئی۔معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ڈویژن بھر میں بڑے پیمانے پر جانچ شروع کی گئی۔تحقیقات کے بعد 539 کھاد ڈیلروں کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔محکمہ نے ڈیلروں سے فروخت اور اسٹاک کا مکمل حساب طلب کیا ہے۔حکام کے مطابق کئی مقامات پر فروخت کے ریکارڈ اور زمینی حقیقت میں فرق پایا گیا۔جانچ ٹیموں نے مختلف اضلاع میں کسانوں سے براہ راست رابطہ بھی کیا۔کئی کسانوں نے بتایا کہ انہوں نے متعلقہ مقدار میں کھاد خریدی ہی نہیں تھی۔اس کے باوجود ان کے نام پر خریداری درج کی گئی۔محکمہ زراعت اب پورے معاملے کی تفصیلی تفتیش کر رہا ہے۔افسران کا کہنا ہے کہ قصوروار پائے جانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔خریف سیزن کے دوران کھاد کی مانگ میں اضافے کو دیکھتے ہوئے نگرانی مزید سخت کر دی گئی ہے۔حکام نے واضح کیا کہ کسانوں کے حقوق کے ساتھ کھلواڑ برداشت نہیں کیا جائے گا۔بلیک مارکیٹنگ روکنے کے لیے خصوصی ٹیمیں بھی تشکیل دی گئی ہیں۔کئی مقامات پر اسٹاک کی اچانک جانچ کا عمل جاری ہے۔محکمہ نے کسانوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ خریداری کی رسید محفوظ رکھیں۔کسان تنظیموں نے اس معاملے پر شدید ناراضی ظاہر کی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اس طرح کے گھوٹالوں سے حقیقی کسانوں کو نقصان پہنچتا ہے۔زرعی ماہرین کے مطابق کھاد کی غیر قانونی فروخت سے بازار میں مصنوعی قلت پیدا ہوتی ہے جس کا براہ راست اثر فصلوں اور کسانوں کی آمدنی پر پڑتا ہے۔اب سب کی نظریں محکمہ زراعت کی آئندہ کارروائی اور جانچ رپورٹ پر مرکوز ہیں۔

اورنگ آباد: تاریخی بھڑکل گیٹ کی مرمت و تحفظ کا آغاز

۱۴ مئی ۲۰۲۶: اورنگ آباد شہر کی تاریخی پہچان سمجھے جانے والے بھڑکل گیٹ کی مرمت اور تحفظ کے کام کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا ہے۔صدیوں پرانی اس تاریخی عمارت کی خستہ حالت کو دیکھتے ہوئے انتظامیہ نے بحالی منصوبے پر عمل شروع کیا۔بھڑکل گیٹ کو اورنگ آباد کی شان اور تاریخی ورثے کی اہم علامت مانا جاتا ہے۔ماہرین کے مطابق وقت کے ساتھ ساتھ عمارت کے کئی حصے کمزور ہو چکے تھے۔اسی وجہ سے شہریوں اور تاریخ سے جڑے افراد کی جانب سے مسلسل تحفظ کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔اب اس منصوبے کے آغاز کے بعد شہر میں خوشی کی لہر دیکھی جا رہی ہے۔مرمتی کام کے دوران گیٹ کی اصل تاریخی شناخت برقرار رکھنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔حکام کا کہنا ہے کہ قدیم طرزِ تعمیر کو نقصان پہنچائے بغیر بحالی کا کام کیا جائے گا۔اس منصوبے میں ماہر انجینئروں اور آثارِ قدیمہ کے ماہرین کی مدد بھی لی جا رہی ہے۔علاقے کے لوگوں نے حکومت کے اس قدم کا خیر مقدم کیا ہے۔شہریوں کا کہنا ہے کہ بھڑکل گیٹ صرف ایک عمارت نہیں بلکہ اورنگ آباد کی تاریخ کا اہم حصہ ہے۔کئی سیاح بھی اس تاریخی مقام کو دیکھنے کے لیے شہر کا رخ کرتے ہیں۔امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ مرمت کے بعد یہاں سیاحت میں مزید اضافہ ہوگا۔انتظامیہ نے سیکیورٹی اور صفائی کے خصوصی انتظامات کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔مرمتی کام کے دوران اطراف میں حفاظتی رکاوٹیں نصب کی گئی ہیں۔تاریخی مقامات کے تحفظ کے لیے یہ قدم انتہائی اہم مانا جا رہا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر وقت پر مرمت نہ کی جاتی تو عمارت کو بڑا نقصان پہنچ سکتا تھا۔شہر کے نوجوانوں نے بھی اس فیصلے کو سراہا ہے۔سوشل میڈیا پر بھڑکل گیٹ کی تصاویر اور ویڈیوز تیزی سے وائرل ہو رہی ہیں۔لوگ حکومت سے شہر کے دیگر تاریخی مقامات کی بحالی کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔انتظامیہ کے مطابق کام مختلف مرحلوں میں مکمل کیا جائے گا۔مرمت کے بعد رات کے وقت خوبصورت روشنی کا انتظام بھی کیا جا سکتا ہے۔اس منصوبے سے شہر کی تاریخی خوبصورتی میں مزید اضافہ ہونے کی امید ہے۔بھڑکل گیٹ کی بحالی کو اورنگ آباد کی ثقافتی شناخت بچانے کی بڑی کوشش قرار دیا جا رہا ہے۔شہریوں کو امید ہے کہ یہ تاریخی ورثہ آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رکھا جا سکے گا۔

اورنگ آباد: کارپوریٹر معراج خان حراست میں، کیس کی تفتیش جاری

۱۴ مئی ۲۰۲۶: اورنگ آباد میں میونسپل کارپوریشن سے جڑے ایک مبینہ قانونی تنازع نے سیاسی ماحول کو گرم کر دیا ہے۔کارپوریٹر معراج خان کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے جس کے بعد شہر میں زبردست ہلچل دیکھی جا رہی ہے۔پولیس کارروائی کے بعد سیاسی حلقوں میں مختلف قیاس آرائیاں شروع ہوگئی ہیں۔معراج خان پر انتخابات کے دوران اہم معلومات چھپانے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔اس کے علاوہ غیر قانونی تعمیرات سے متعلق بھی ان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔پولیس کے مطابق معاملہ کافی حساس نوعیت کا ہے اور اس کی گہرائی سے جانچ کی جا رہی ہے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ کیس میں مزید اہم انکشافات سامنے آ سکتے ہیں۔پولیس نے بتایا کہ دیگر مشتبہ افراد سے بھی پوچھ گچھ جاری ہے۔قانونی ٹیم مختلف دستاویزات اور شواہد کا جائزہ لے رہی ہے۔معراج خان کی حراست کے بعد ان کے حامیوں میں بے چینی دیکھی جا رہی ہے۔کئی کارکنان پولیس اسٹیشن کے باہر جمع ہوتے نظر آئے۔دوسری جانب مخالف سیاسی جماعتوں نے اس کارروائی کو قانون کی جیت قرار دیا ہے۔شہر میں اس معاملے پر سوشل میڈیا پر بھی زبردست بحث چھڑ گئی ہے۔لوگ اس کیس کو آنے والے بلدیاتی سیاسی حالات سے جوڑ کر دیکھ رہے ہیں۔پولیس حکام نے واضح کیا ہے کہ تحقیقات مکمل طور پر قانون کے مطابق کی جا رہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ کسی بھی شخص کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھا جائے گا۔انتظامیہ نے امن و امان برقرار رکھنے کے لیے سیکیورٹی سخت کر دی ہے۔شہر کے حساس علاقوں میں اضافی پولیس نفری تعینات کی گئی ہے۔قانونی ماہرین کے مطابق آنے والے دنوں میں کیس مزید اہم رخ اختیار کر سکتا ہے۔اگر مزید شواہد سامنے آئے تو کارروائی کا دائرہ وسیع ہونے کا امکان ہے۔معراج خان کے وکلاء نے تمام الزامات کو سیاسی سازش قرار دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ عدالت میں مکمل حقائق پیش کیے جائیں گے۔اس کیس نے شہر کی مقامی سیاست میں نئی بحث چھیڑ دی ہے۔عوام کی نظریں اب پولیس تفتیش اور آئندہ عدالتی کارروائی پر ٹکی ہوئی ہیں۔فی الحال پولیس کی جانچ جاری ہے اور جلد مزید اہم معلومات سامنے آنے کی امید ظاہر کی جا رہی ہے۔

معاوضہ لے کر زمین کی دوبارہ فروخت، انتظامیہ کا بڑا سرچ آپریشن شروع

۱۳ مئی ۲۰۲۶: اورنگ آباد ضلع میں زمین کے معاوضے سے متعلق ایک بڑا معاملہ سامنے آیا ہے۔اطلاعات کے مطابق کچھ افراد پر حکومت سے معاوضہ لینے کے باوجود زمین دوبارہ فروخت کرنے کا الزام ہے۔یہ معاملہ سامنے آنے کے بعد ضلع انتظامیہ میں ہلچل مچ گئی ہے۔ابتدائی جانچ میں ایسے کئی کیسز کی نشاندہی کی گئی ہے۔ذرائع کے مطابق یہ زمینیں مختلف سرکاری پروجیکٹس کے لیے حاصل کی گئی تھیں۔کچھ متاثرہ زمینوں کا معاوضہ پہلے ہی مالکان کو دیا جا چکا تھا۔اس کے باوجود انہی زمینوں کی دوبارہ فروخت کے شواہد ملنے کی بات سامنے آئی ہے۔ضلع کلکٹر نے اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے کارروائی شروع کر دی ہے۔انتظامیہ نے خصوصی سرچ آپریشن کا اعلان کیا ہے۔اس آپریشن کے دوران تمام متعلقہ زمینوں کے ریکارڈ کی جانچ کی جائے گی۔وہ زمینیں بھی زیر تفتیش آئیں گی جو ابھی تک سرکاری نام پر منتقل نہیں ہوئیں۔ریونیو محکمے کی ٹیمیں مختلف علاقوں میں ریکارڈ چیک کر رہی ہیں۔متعلقہ دستاویزات اور رجسٹریوں کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔حکام کے مطابق کسی بھی بے ضابطگی کو نظرانداز نہیں کیا جائے گا۔اگر الزامات درست ثابت ہوئے تو سخت کارروائی کی جائے گی۔انتظامیہ نے کہا ہے کہ شفافیت کو یقینی بنایا جائے گا۔کئی زمین مالکان سے بھی وضاحت طلب کی گئی ہے۔کچھ معاملات میں خریداروں کے بیانات بھی ریکارڈ کیے جا رہے ہیں۔ریونیو افسران کو فیلڈ وزٹ کی ہدایت دی گئی ہے۔ضلع بھر میں زمینوں کے ڈیجیٹل ریکارڈ کی جانچ بھی شروع ہے۔ماہرین کے مطابق ایسے معاملات سے سرکاری منصوبوں میں تاخیر ہو سکتی ہے۔عوامی حلقوں نے اس معاملے پر سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔انتظامیہ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ کسی کو بھی رعایت نہیں دی جائے گی۔یہ معاملہ اب باقاعدہ انکوائری کی شکل اختیار کر چکا ہے۔آئندہ دنوں میں مزید انکشافات سامنے آنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔

متین پٹیل کیس: ہائی کورٹ سے ریلیف نہ ملا، اگلی سماعت 18 مئی کو

۱۴ مئی ۲۰۲۶: متین پٹیل کیس میں آج ہائی کورٹ میں اہم سماعت ہوئی جہاں ملزم کو فوری راحت نہیں مل سکی۔عدالت نے معاملے کی اگلی سماعت 18 مئی مقرر کر دی ہے۔اس فیصلے کے بعد سیاسی اور سماجی حلقوں میں نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔عدالت میں دونوں فریقوں کے وکلاء نے اپنے اپنے دلائل پیش کیے۔درخواست گزار کی جانب سے فوری ریلیف دینے کی اپیل کی گئی تھی۔تاہم عدالت نے فی الحال کوئی عبوری راحت دینے سے انکار کر دیا۔کیس سے جڑے کئی اہم نکات پر عدالت نے تفصیلی سماعت کی۔سماعت کے دوران عدالت میں سیکیورٹی کے سخت انتظامات دیکھنے کو ملے۔متین پٹیل کے حامیوں کی بڑی تعداد بھی عدالت کے باہر موجود رہی۔فیصلے کے بعد حامیوں میں مایوسی دیکھی گئی۔دوسری جانب مخالفین نے عدالت کے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔قانونی ماہرین کے مطابق آنے والی سماعت اس کیس کے لیے انتہائی اہم ثابت ہو سکتی ہے۔عدالت نے متعلقہ اداروں سے کچھ اہم دستاویزات بھی طلب کی ہیں۔ذرائع کے مطابق تفتیشی ایجنسیاں کیس سے متعلق مزید شواہد جمع کر رہی ہیں۔یہ معاملہ گزشتہ کئی دنوں سے مسلسل خبروں میں بنا ہوا ہے۔سوشل میڈیا پر بھی اس کیس پر زبردست بحث جاری ہے۔کئی سیاسی شخصیات نے بھی اس معاملے پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔شہر میں اس کیس کو لے کر عوامی دلچسپی مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔18 مئی کی سماعت کو لے کر سب کی نظریں اب عدالت پر ٹکی ہوئی ہیں۔قانونی حلقوں کا ماننا ہے کہ اگلی سماعت میں اہم پیش رفت سامنے آ سکتی ہے۔متین پٹیل کے وکلاء نے کہا ہے کہ وہ عدالت میں مضبوطی سے اپنا موقف پیش کریں گے۔دوسری جانب سرکاری وکیل نے بھی کارروائی جاری رکھنے کی بات کہی ہے۔عدالتی کارروائی کے بعد میڈیا کے نمائندوں کی بڑی بھیڑ دیکھی گئی۔شہر میں اس معاملے کو لے کر سیاسی ماحول بھی گرم ہوتا جا رہا ہے۔اب سب کو 18 مئی کی اگلی سماعت کا انتظار ہے جہاں کیس میں اہم موڑ آنے کی امید کی جا رہی ہے۔

متین پٹیل کی املاک پر بلڈوزر کارروائی، امتیاز جلیل نے انتظامیہ پر اٹھائے سوالات

۱۵ مئی ۲۰۲۶: اورنگ آباد میں متین پٹیل کی املاک پر بلڈوزر کارروائی کے بعد سیاسی ماحول مزید گرم ہوگیا ہے۔ایم آئی ایم کے ریاستی صدر امتیاز جلیل نے اس کارروائی کو سیاسی انتقام قرار دیتے ہوئے میونسپل انتظامیہ اور حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔میونسپل کارپوریشن دفتر میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے امتیاز جلیل نے کہا کہ شہر میں صرف مخصوص افراد کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے جبکہ حکمراں جماعت سے وابستہ کئی کارپوریٹروں کی غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا جا رہا۔انہوں نے الزام لگایا کہ انتظامیہ یکطرفہ کارروائیاں کر رہی ہے اور قانون کو سیاسی دباؤ کے تحت استعمال کیا جا رہا ہے۔امتیاز جلیل نے میونسپل کمشنر کو مبینہ غیر قانونی تعمیرات کی ایک فہرست بھی سونپی اور تمام معاملات میں یکساں کارروائی کا مطالبہ کیا۔انہوں نے کہا کہ اگر حکومت واقعی غیر قانونی تعمیرات کے خلاف سنجیدہ ہے تو پھر کارروائی صرف اپوزیشن سے وابستہ افراد تک محدود نہیں رہنی چاہیے۔ان کے مطابق جمہوریت میں قانون سب کے لیے برابر ہونا چاہیے۔سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اس معاملے نے شہر کی سیاست میں نئی کشیدگی پیدا کر دی ہے۔دوسری جانب انتظامیہ کا موقف ہے کہ کارروائی مکمل طور پر قانونی اصولوں کے مطابق کی جا رہی ہے۔امتیاز جلیل نے خبردار کیا کہ اگر امتیازی رویہ جاری رہا تو وہ عدالت سے رجوع کریں گے۔اس معاملے پر آئندہ دنوں میں سیاسی تنازع مزید بڑھنے کے امکانات ظاہر کیے جا رہے ہیں۔

خلد آباد میں چائلڈ ڈیولپمنٹ آفس کے نام پر سائبر فراڈ، شہریوں میں تشویش

۱۳ مئی ۲۰۲۶: خلد آباد میں سائبر فراڈ کا ایک نیا اور تشویشناک معاملہ سامنے آیا ہے۔چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفس کے نام پر جعلی فون کالز کی اطلاع ملی ہے ان کالز کے ذریعے شہریوں سے بینک اور ذاتی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔کئی افراد کو مشتبہ نمبروں سے خود کو سرکاری افسر ظاہر کر کے رابطہ کیا گیا۔فراڈ کرنے والے او ٹی پی، آدھار نمبر اور بینک اکاؤنٹ کی تفصیلات مانگ رہے ہیں۔یہ انکشاف ہونے کے بعد شہریوں میں خوف اور تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔محکمہ چائلڈ ڈیولپمنٹ نے فوری طور پر وضاحت جاری کر دی ہے۔محکمہ کے مطابق کوئی بھی سرکاری افسر فون پر ذاتی معلومات نہیں مانگتا۔او ٹی پی یا بینک ڈیٹا طلب کرنا مکمل طور پر غیر قانونی ہے۔حکام نے شہریوں کو ایسے کسی بھی کال سے محتاط رہنے کی ہدایت دی ہے۔انتظامیہ نے کہا ہے کہ یہ ایک منظم سائبر فراڈ گروہ کی کارروائی ہو سکتی ہے۔مشتبہ کالز کی فوری اطلاع دینے کی اپیل کی گئی ہے۔سائبر کرائم ونگ نے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔کال کرنے والے نمبروں کی ٹریکنگ کی جا رہی ہے۔ابتدائی طور پر کچھ موبائل نمبرز کی نشاندہی ہوئی ہے۔محکمہ نے واضح کیا کہ عوام کسی بھی نامعلوم کال پر اعتماد نہ کریں۔اگر کوئی شخص معلومات دے چکا ہے تو فوری ایکشن لینے کی ہدایت دی گئی ہے۔سائبر ہیلپ لائن 1930 پر فوری شکایت درج کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ قریبی پولیس اسٹیشن سے بھی رابطہ کرنے کو کہا گیا ہے۔ماہرین کے مطابق ایسے فراڈ میں سوشل انجینئرنگ تکنیک استعمال کی جاتی ہے۔عوامی آگاہی کو اس طرح کے جرائم سے بچاؤ کا اہم ذریعہ قرار دیا جا رہا ہے۔پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی لنک یا کال پر کلک نہ کریں۔بینکنگ تفصیلات صرف مستند ذرائع سے ہی شیئر کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔خلد آباد میں یہ معاملہ اب سیکیورٹی ایجنسیوں کی نگرانی میں ہے۔حکام نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ملزمان کو جلد گرفتار کیا جائے گا۔

اورنگ آباد احمد نگر ہائی وے کی خستہ حالی پر ہائی کورٹ برہم

بمبئی ہائی کورٹ کی اورنگ آباد بینچ نے اورنگ آباد تا احمد نگر قومی شاہراہ F-753 کی خراب حالت پر سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے متعلقہ حکام اور ٹھیکیداروں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔عدالت نے مون سون سے قبل فوری مرمت کا حکم دیتے ہوئے غیر معیاری کام کرنے والے ٹھیکیداروں کو بلیک لسٹ کرنے کی ہدایت دی ہے۔عدالت نے سماعت کے دوران کہا کہ شاہراہ کی حالت دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سڑک پر بادل پھٹ پڑے ہوں۔کئی مقامات پر گہرے گڑھے موجود ہیں، جس سے حادثات کا خطرہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔بینچ نے کہا کہ 41 کلومیٹر کے راستے میں تقریباً 18 کلومیٹر حصہ انتہائی خستہ حال ہو چکا ہے اور عوام کی جان خطرے میں ڈالی جا رہی ہے۔عدالت نے حکم دیا کہ مون سون شروع ہونے سے پہلے ہر حال میں سڑک کی مکمل مرمت کی جائے۔ہائی کورٹ نے یہ بھی واضح کیا کہ گڑھوں کو صرف عارضی طور پر بھرنے کے بجائے مناسب لیولنگ اور معیاری تعمیراتی اصولوں کے مطابق کام کیا جائے تاکہ بارش کے دوران سڑک دوبارہ خراب نہ ہو۔عدالت نے محکمہ تعمیرات عامہ کے اعلیٰ افسران کو ہدایت دی کہ وہ 9 جون تک تفصیلی حلف نامہ جمع کریں جس میں مرمت کی پیش رفت اور باقی کاموں کی مکمل رپورٹ شامل ہو۔عدالت کے سخت رویے کے بعد امید کی جا رہی ہے کہ شاہراہ کی حالت میں جلد بہتری آئے گی۔

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر پروپرائٹر محمد رئیس عبدالصمد نے ریڈ پرنٹس ہاؤس نمبر 894/57-13-4 سنجے نگر گلی نمبر C-15 بائجی پورہ ضلع چھترپتی سمبھاجی نگر مہاراشٹر 431001 سے طبع کروا کر دفتر ہفت روزہ "خبروں کی خبر" ہاؤس نمبر 79/2-9-1 نزد مائتری کمپیوٹر، جے سنگھ پورہ، ضلع چھترپتی سمبھاجی نگر مہاراشٹر 431001 سے شائع کیا
This Weekly Printed, Published and Owner by Mohammed Rais Abdul Samad Printed at Red Prints, H.No.4-13-57/894, Sanjay Nagar, No.C-15, Baijipura, Aurangabad 431001 (MS)
and Published At H.No.1-9-79/2, Near Maitri Computer, Jaisingpura, Aurangabad 431001 (MS)